27104-اسرار زوجیت کا اظہار اور طلاق کی نیت سے شادی کرنا

سوال

میں نے کئی برس قبل ایک شخص سے شادی کی، اور شادی سے قبل میرے اس سے تعلقات تھے، اوراللہ تعالی سے ہم نے اس سے توبہ کرلی ہے، اس نے دومرتبہ دوسری شادی کی ہے، اوران دونوں حالتوں میں ہی اس کی شادی شھوت کی وجہ سے تھی۔
مشکل یہ ہے کہ وہ پچھلے رازافشاں کرتا (مجھے یہ علم ہے کہ مسلمان پرواجب ہے کہ وہ پچھلے رازافشاں نہ کرے) اس شخص نے اسلام سے قبل بھی کئی ایک بار شادی کی، اوراب اسلام کووہ اپنے اس فعل کا ممبر ربناتا ہے کہ اسلام میں چارشادیاں کی جاسکتی ہیں، وہ مجھے تو یہ کہتا ہے کہ اسے مجھ سے محبت ہے، لیکن میرا اعتقاد ہے کہ وہ میرے اخلاق اور مجھ پر عادی ہوچکا ہے، لیکن اپنی دوسری بیوی سے میرے جیسا برتاؤ نہیں کرتا وہ مجھے اپنی دوسری بیوی کے بارہ میں ایسی باتیں کرتا ہے جو میں نہیں سننا چاہتی۔
دونوں شادیاں خفیہ اور مشتبہ طریقے سے انجام پائی ہیں، اس نے ایک بار کہا کہ وہ ایک دوسری عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے اوراسلام بھی اس کی اجازت دیتا ہے، لیکن وہ صرف تبدیلی کے لیے کچھ مدت تک شادی کرتا ہے، توکیا اس کے لیے جائز ہے وہ شادی کرے اورجب چاہے طلاق دے ڈالے؟
ہماری کوئی اولاد نہیں توکیا میرے لیے جائز ہے کہ میں اس سے طلاق حاصل کرلوں کیونکہ اس حالت میں میں اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی اورپھر مجھے اپنے خاوند کی محبت اوراس کی رغبت بھی نصیب نہیں؟

پسندیدہ جواب

اول:

خاونداور بیوی پر یہ واجب اورضروری ہے کہ وہ اپنے رازوں کی حفاظت کریں، اورخاص کر وہ جوجماع اورایک دوسرے سے خصوصی تعلق کے ہوتے ہیں، بیوی اپنے خاوند کے رازوں کی امین ہے اوراسی طرح خاونداپنی بیوی کے رازوں پر امین ہے۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کے پاس آئے اورفرمانے لگے:

کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جواپنی بیوی کے پاس جائے اوردروازہ بند کرکے اپنے اوپر پردہ ڈالے، اوراللہ تعالی کے پردہ کے ساتھ وہ بھی پردہ میں رہے؟

توصحابہ کرام کہنے لگے: جی ہاں۔

تونبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: پھر وہ اس کے بعد بیٹھتا اوریہ کہتا ہے کہ میں نے ایسے کیا، میں نے ایسے کیا؟

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ خاموش ہوگئے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھرعورتوں کے پاس گئے اورفرمانے لگے:

کیا تم میں سے بھی کوئی ایسی ہے جویہ باتیں کرتی ہے؟

تو وہ سب عورتیں بھی خاموش ہوگئیں ۔

ایک نوجوان لڑکی اپنے ایک گھٹنے پر بیٹھی اوراونچی ہوئی تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھیں اوراس کی بات کو سن سکیں ، اورکہنے لگی :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یقینا مرد ایسی باتیں کرتے ہیں اور بلاشبہ یہ عورتیں بھی ایسی باتیں کرتی ہیں ۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

کیا تمہیں علم ہے کہ اس کی مثال کیا ہے ؟ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اس کی مثال اس شیطاننی کی ہے جو شیطان سے کسی گلی اورراستے میں ملے اور لوگوں کے سامنے ہی اس سے اپنی حاجت پوری کرکے چلتی بنے ۔ سنن ابوداود حدیث نمبر (2174) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (7037) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

دوم :

اور آپ کے خاوند کا تبدیلی کی غرض سے شادی کرنا جیسا کہ آپ کہتی ہیں یہ طلاق کی نیت سے شادی کرنا ہے جوکہ عورت اوراس کے اولیاء سے دھوکہ اور فراڈ ہے ۔

شیخ محمد رشید رضا رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

علماء سلف اور خلف کی متعہ کی ممانعت کے بارہ میں جو سختی ہے وہ اس کی متقاضی ہے کہ طلاق کی نیت سے نکاح بھی ممنوع ہو ، اگرچہ فقھاء کرام کا یہ کہنا ہے کہ جب عقد نکاح میں کسی شخص نے وقت معین کی نیت کی اوراسے عقد کے صیغہ میں مشروط نہ رکھا تو اس کا نکاح تو صحیح ہوگا لیکن یہ دھوکہ اور فراڈ شمار ہوگا ۔

جوکہ اس عقد نکاح سے زیادہ باطل ہونے کے لائق ہے جس میں خاوند ، بیوی اوراس کے اولیاء کی رضامندی سے وقت کی تعیین ہوتی ہے ، اوراس میں کوئی اورفساد والی چيز تو نہیں صرف یہ ہے کہ اس عظیم بشری رابطے سے کھیلنا ہے جوکہ انسانوں کے درمیان رابطہ ہے ۔

اوراس میں شھوات کے پیچھے چلنے والی عورتوں اور مردوں کو اپنی شھوات پوری کرنے کے مواقع فراہم کرنے ہیں ، اوراس پر جو کچھ منکرات مرتب ہوتی ہیں ۔

اوروہ نکاح جس میں یہ شرط (تعیین وقت) نہ ہو وہ دھوکہ اورفراڈ پر مبنی ہوگا اس کی بنا پر اوربھی کئی قسم کے فساد و منکرات مرتب ہونگے ، جن میں عداوت و دشمنی ، بغض و کینہ اورحسد ، اوران سچے لوگوں سے جو حقیقتا شادی کرنا چاہیے ہیں کی سچائی کا خاتمہ اوران پر عدم اعتماد وغیرہ ۔

جوکہ خاوند اور بیوی دونوں کے لیے پاکبازی اوراس کا اخلاص ہے ، اوران کا آپس میں امت مسلمہ کے گھروں میں سے ایک گھر کی تاسیس اوراسے تعمیر کرنے میں تعاون ہے ۔ دیکھیں فقہ السنۃ لسید سابق (39/2) ۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کی بھی اس شادی کی تحریم میں اسی طرح کی کلام ہے ، ان کا کہنا ہے :

پھر یہ قول (یعنی جواز والا قول) ایسا ہے کہ جس سے کمزور ایمان والے لوگ اپنی غلط اور خراب قسم کی اغراض پوری کرنے کا موقع پائيں گے اور فرصت حاصل کریں گے ، جیسا کہ ہم نے سنا ہے کہ کچھ لوگ سالانہ چھٹیوں میں دوسرے ممالک میں صرف جاتے ہی اس نیت سے ہیں کہ وہ طلاق کی نیت سے شادی کریں ۔

اور مجھے تو یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بعض تو صرف ان چھٹیوں میں ہی کئی ایک شادیاں کرتے ہیں، گویا کہ وہ اپنی شہوت پوری کرنے ہی گئے تھے جو کہ ہوسکتا ہے زنا کے مشابہ ہو اللہ تعالی اس سے بچا کر رکھے۔

تو اس لیے ہماری رائے ہے کہ اگر اس کے جواز کا بھی کہا جائے تو یہ اس لائق نہیں کہ یہ دروازہ کھول دیا جائے اس لیے کہ یہ جو کچھ میں نے ذکر کیا ہے اس کا ذریعہ بن چکا ہے۔

اور میں اپنی رائے کے بارہ میں کہتا ہوں:

عقد نکاح تو صحیح ہے لیکن اس میں دھوکہ اور فراڈ ہے، تو اس ناحیہ سے یہ حرام ہوگا۔

اس میں دھوکہ اور فراڈ یہ ہے کہ اگر عورت اور اس کے ولی کو خاوند کی نیت کا علم ہوجائے کہ اس کی صرف نیت یہ ہے کہ وہ اس سے کھیل کر اسے طلاق دے دے گا تو وہ کبھی بھی اس سے شادی نہ کریں، تو اس طرح یہ ان کے لیے دھوکہ اور فراڈ ہوگا۔

اور اگر وہ انہیں یہ بتاتا ہے کہ وہ جتنی دیر اس ملک میں رہے گا وہ اس کے ساتھ رہے اور وہ لوگ اس پر متفق ہوجائیں تو یہ نکاح متعہ ہوگا۔

اس لیے میں تو اسے حرام سمجھتا ہوں، لیکن اگر کسی نے ایسی جرات کی اور یہ کام کر لیا تو اس کا نکاح صحیح ہے لیکن وہ گنہگار ہوگا۔

لقاء الباب مفتوح (ملاقات کا دروازہ کھلا ہے) سوال نمبر (1391)۔

سوم:

اور اس کا خفیہ طریقے سے شادی کرنے میں اگر تو عورت کا ولی اور دو گواہوں کی موجودگی میں ہوا اور اس طرح عقد نکاح ہوا ہو تو یہ نکاح صحیح ہے، لیکن اگر یہ نکاح عورت کے ولی کے بغیر ہی ہوا ہے اور یا پھر گواہ نہیں تھے تو یہ نکاح صحیح نہیں۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (7989) اور (2127) کا بھی مطالعہ کریں۔

چہارم:

ہم آپ کے خاوند کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے گھر یعنی بیوی کے معاملہ میں اللہ تعالی سے ڈرے اور اس کا تقوی اختیار کرے، اور لوگوں کی عزت کے بارہ میں بھی اسے اللہ تعالی کا ڈر ہونا چاہیے، اور اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ اس طرح کا کھیل اور غلط کام اس کے لیے جائز نہیں، شادی ایک سکون، اور رحمت اور محبت و مودت کا نام ہے تو اس لیے اسے صرف شہوت پوری کرنے کا ذریعہ ہی نہیں بنا لینا چاہیئے اور پھر اس عورت کو حسرت و یاس میں چھوڑ دیا جائے۔

ہم آپ کو بھی یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے خاوند کو اس بات سے منع کرنے میں نرمی سے کام لیں، اور اپنے گھر کو مستقل طور پر قائم رکھنے کی کوشش کریں، اور خاوند کی نیت کے بارہ میں جو کچھ آپ نے ذکر کیا ہے اس کی صحت کے بارہ میں تحقیق کریں کہ آیا واقعتا اور شادی کرنے اور جو کچھ آپ کو اچھا نہیں لگتا اس کے بارہ میں اس کی نیت اور مقاصد ایسے ہی ہیں یا کہ نہیں۔

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ عورت اپنے خاوند میں کسی اور کے شریک ہونے کی غیرت کی بنا پر کبھی چھوٹی سی بات کو بھی بڑا سمجھنے لگتی ہے، اور بعض اوقات اس میں شیطانی وسوسے بھی شامل ہوتے ہیں تاکہ مسلمان گھرانے کو تباہ کرسکے۔

توآپ اس معاملہ کوکچھ سوچ سمجھ کرلیں اورخاص کر نیت کا مسئلہ جس میں آپ کوکچھ علم نہیں ہوسکتا جوکہ آپ سے غیب ہے ، اوراللہ تعالی سے آپ دعا کرتی رہیں کہ وہ آپ کواس معاملہ کی حقیقت دکھائے ، اورآپ اس کے ساتھ رہنے یا پھراس سے علیحدگی اختیار کرنے کے بارہ میں اپنے رب سے استخارہ کریں ۔

اورآپ یہ بھی غوروفکر کریں کہ اگرآپ کوطلاق ہوجاتی ہے تواس پر کیا کچھ مرتب ہوگا اورانجام کیا ہوگا تا کہ آپ کوعلم ہوسکے کہ آپ کے لیے علیحدگی بہتر ہے یا کہ صبر کرتے ہوئے خاوند کے ساتھ رہنا ہی بہتر ہے ، اوراگرآپ اسے اپنے بیان کردہ اسباب کی وجہ سے برداشت نہیں کرسکتیں توآپ اس سے علیحدگی کا مطالبہ کرسکتی ہیں ۔

واللہ اعلم.